زکات کی اَہمیّت وفضلیت

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ علىٰ سَيّد الأَنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإِحْسَانٍ إِلىٰ يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوْذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمنِ الرَّحِيْم.

حضور پرنُور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيِّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعِيْن.

زکاۃ کامعنی ومفہوم

حضراتِ محترم! لغت میں زکات کا معنیٰ ہے پاک کرنا، درست کرنا اور بڑھنا، اور شریعت میں زکات کا معنی ہے مال کا ایک حصّہ جو شریعت نے مقرّر فرمایاہے، اللہ تعالی کی رضا کے لیے کسی مسلمان شرعی فقیر کو اس مال کا مالک بنادینا۔

زکات فرض ہے اور اس کی فرضیّت قرآن وسنّت اور اِجماع سے ثابت ہے، جو اس کی فرضیت کا انکار کرے وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے، اور جو زکاۃ کی فرضیت کو ماننے کے باوجود نہ دے وہ مستحقِ سزا ہے، اور جو اس کے دینے میں تاخیر کرے وہ گناہگار ہے، اگر کوئی قوم یا فرد زکاۃ نہ دے تو سلطانِ اسلام ان سے زبردستی لے سکتا ہے، زکاۃ اسلام کا تیسرا رُکن ہے جو ہجرت کے دوسرے سال فرض ہوا۔

زکاۃ کس پر فرض ہے

زکاۃ ہر اُس عاقل بالغ مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے جو صاحبِ نصاب ہو، نصاب کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے پاس ضروری حاجات سے زائد (Saving) کم از کم ساڑھے سات تولہ سونا، یا ساڑھے باوَن تولہ چاندی، یا ان دونوں میں سے کسی ایک کے برابر نقد پیسے ہوں، یا جس کے پاس اتنا مالِ تجارت ہو اور اُس پر پورا سال گزر چکا ہو۔ مال میں سونا، چاندی، زیورات، مالِ تجارت اور نقد رقم سب شامل ہیں۔

فرضیتِ زکاۃ اور قرآنِ کریم

خالقِ کائنات جلّ جلالہٗ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ﴾ "نماز قائم رکھو" ﴿وَاٰتُوْا الزَّكٰوةَ﴾ "اور زکاۃ دو" ﴿وَمَا تُقَدِّمُوْا لِأَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ﴾ "اپنی جانوں کے لیے جو بھلائی آگے بھیجو گے" ﴿تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللهِ﴾ "اُسے اللہ تعالی کے ہاں پاؤ گے" ﴿إِنَّ اللهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ﴾ "یقیناً اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے"۔

فرضیتِ زکاۃ اور حدیثِ نبوی

حضراتِ گرامی قدر! یقیناً زکاۃ کا اسلام میں بہت اعلیٰ مقام ہے، اور یہ اسلام کے فرائضِ عظیمہ میں سے ایک فرض ہے، اللہ تعالی نے زکاۃ کی اَہمیت اُجاگر کرنے کے لیے اسے نماز کے ساتھ ذکر فرمایا ہے، زکاۃ کی فرضیت قرآنِ مجید کی کثیر آیات اور احادیثِ مبارکہ سے ثابت ہے، مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ نے فرمایا: «اتَّقُوْا اللهَ رَبَّكُمْ، وَصَلُّوْا خَمْسَكُمْ، وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ، وَأَدُّوْا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ،

وَأَطِيْعُوْا ذَا أَمْرِكُمْ، تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ»[1] "اپنے رب تعالی سے ڈرتے رہو، پنج وقتہ نماز ادا کیا کرو، رمضان کے روزے رکھا کرو، اپنے مال کی زکاۃ ادا کیا کرو، اور تمہیں جو حکم ملے اس پر عمل کیا کرو، اپنے رب کی جنّت میں داخل ہوجاؤ گے"۔

صحابہ کو حضور ﷺ کی تربیت

حضرت سیّدنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے، رسول کریم ﷺ نے حضرت سیّدنا مُعاذ رضی اللہ تعالی عنہ کو یمن بھیجتے وقت اُن سے ارشاد فرمایا: «ادْعُهُمْ إِلٰى شَهَادَةِ أَنْ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ الله، وَأَنِّيْ رَسُوْلُ الله» "پہلے وہاں کے لوگوں کو اس بات کی دعوت دینا کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں" «فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ، فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ» "اگر وہ اسے قبول کرلیں تو اُنہیں بتانا کہ اللہ تعالی نے اُن پر دن ورات میں روزانہ پانچ ۵ نمازیں فرض کی ہیں" «فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ، فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِيْ أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ»[2] "اگر یہ بھی مان لیں تو اُنہیں بتانا کہ اللہ تعالی نے اُن کے اَموال میں صدقہ فرض فرمایا ہے، جو اُن کے مالداروں سے لیا جائے اور محتاجوں کو دیا جائے"۔

---

(١) "جامع الترمذي" أبواب الجمعة، ر: ٦١٦، صـ١٥٨.

(٢) "صحيح البخاري" كتابُ الزكاة، ر: ١٣٩٥، صـ٢٢٤، ٢٢٥.

زکاۃ ادا نہ کرنے کا وبال

ایک اَور مقام پر اللہ تعالی نے زکاۃ نہ دینے والوں کے بارے میں ارشاد فرمایا: ﴿وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ * يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ۖ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنتُمْ تَكْنِزُوْنَ﴾[1] "وہ لوگ جو جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی، اور اُسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، اُنہیں خوشخبری سناؤ دردناک عذاب کی، جس دن وہ تپایا جائے گا جہنم کی آگ میں، پھر اُس سے داغیں گے اُن کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں، یہ ہے وہ جو تم نے اپنے لیے جوڑ کر رکھا تھا! اب چکھو مزا اس جوڑنے کا!"، "یہ آیت مانعینِ زکاۃ کے حق میں نازل ہوئی، وہ لوگ بخل کرتے ہیں، اور مال کے حقوق ادا نہیں کرتے، زکاۃ نہیں دیتے"[2]۔

مَصارِف زکاۃ

عزیزانِ محترم! زکاۃ کے مَصارف کے بارے میں فرمانِ الٰہی ہے: ﴿إِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۖ فَرِيْضَةً مِّنَ اللهِ ۗ وَاللهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ﴾[3] "زکاۃ تو انہی لوگوں کے لیے ہے جو محتاج اور نرے نادار ہوں، اور جو اُسے

---

(۱) پ۱۰، التوبة: ۳٤، ۳۵.

(۲) "خزائن العرفان" ص۳۰۹۔

(۳) پ۱۰، التوبة: ٦۰.

لوگوں سے وصول کرکے لائیں، اور جن کے دلوں کو اسلام سے اُلفت دی جائے، اور گردنیں چھوڑانے (غلام آزاد کرانے) میں، اور قرضداروں کو، اور اللہ کی راہ میں، اور مسافر کو، یہ فرض کیا ہوا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے، اور اللہ علم و حکمت والا ہے۔

زکاۃ کے آٹھ ۸ مَصارف ہیں جو اس آیتِ مبارکہ میں بیان کردیئے گئے ہیں:

(۱) فقراء (۲) مساکین (۳) زکاۃ کی وصولی پر مقرّر اَفراد (۴) جن کی تالیفِ قلب مطلوب ہو، یعنی جن کا اسلام کی طرف آنا یقینی ہو (۵) غلاموں کو آزاد کرانے کے لیے (۶) قرضدار (۷) اللہ تعالیٰ کی راہ میں (بے سروسامان مجاہدین) اور طالبِ علم (۸) مسافر۔

پہلا شخص جس کو زکاۃ دی جائے وہ فقیر ہے، فقیر وہ ہے جس کے پاس نصابِ زکاۃ میں سے کچھ نہ ہو، زکاۃ کا دوسرا مَصرف مساکین ہیں، مسکین وہ ہے جس کے پاس کچھ کھانے پہننے کے لیے نہ ہو، تیسرا مَصرف عاملینِ زکاۃ ہیں، اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو حاکمِ اسلام کی طرف سے زکاۃ وصدَقات وصول کرنے کے لیے مقرّر کیے جاتے ہیں، زکاۃ کا چوَتھا مَصرف یہ ہے کہ اُن غیر مسلمین کو جو اسلام کی طرف مائل ہوں انہیں بھی زکاۃ دینا درست ہے، مگر جُمہور علماء کے نزدیک اب یہ حکم منسوخ ہوچکا ہے؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو عزّت وغلبہ عطا فرمایا، لہٰذا اب ان غیر مسلمین کی دِلجوئی کی ضروری نہیں رہی۔

دینِ اسلام کی غلاموں مجبوروں سے ہمدردی

زکاۃ کا پانچواں مَصرف غلام آزاد کرانا ہے، اسلام نے غلامی کے اِنسداد (روک تھام) کے لیے جہاں اَور کوششیں کیں، وہیں یہ کوشش بھی کی کہ زکاۃ کی آمدنی سے ایک مَصرف غلاموں کی آزاد کے لیے بھی قرار دیا۔ چھٹا مَصرف قرضدار ہیں کہ وہ جس کے پاس قرض ادا کرنے کی قدرت نہیں، اس کی مدد بھی زکاۃ کے مال سے کی جا سکتی ہے، اس

طبقہ کی حالتِ زار پر بھی اسلام نے ہی ترس کھایا۔

فی سبیل اللہ

زکوۃ کا ساتواں مَصرف مجاہدین ہیں، اس سے مراد وہ جہاد کرنے والے ہیں جو حاکمِ وقت کی اجازت سے جہاد کریں اور ان کے پاس زادِ راہ نہ ہو، اپنے اِفلاس کے سبب جنگی سازوسامان وغیرہ مہیّا نہ کرسکتے ہوں، ان کی اِعانت بھی مالِ زکاۃ سے کی جاسکتی ہے، لیکن محقّقین کی رائے یہ ہے کہ فی سبیل اللہ سے مرادِ صرف یہی دو۲ قسم کے لوگ نہیں، بلکہ ہر وہ کام جس میں عامۃ المسلمین کا فائدہ ہو، وہ بھی فی سبیل اللہ میں داخل ہے، چنانچہ وہ دینی مدارس جن میں قرآن وسنّت کی صحیح ومعتدِل تعلیم دی جاتی ہو، دین کے سچے مبلّغ ومحقّق تیار کیے جاتے ہوں، وہ بدرجہ اَولیٰ اس میں داخل ہیں۔

زکاۃ کا آٹھواں مَصرف مسافر ہیں، اس سے مراد وہ مسافر ہے جس کا زادِ راہ ختم ہوچکا ہو، اگرچہ وہ اپنے وطن میں دَولتمند ہی کیوں نہ ہو، زکاۃ سے اُس کی مدد کی جاسکتی ہے"[1]۔

زکاۃ کی ادائیگی جنّت میں لے جانے والا کام ہے

حضراتِ گرامی قدر! ایک شخص مصطفی جانِ رحمت ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ مجھے ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنّت سے قریب اور دوزخ سے دُور کر دے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: «تَعبُدُ اللهَ لَا تُشرِكُ بِهِ شَيْئاً، وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ،

(۱) "تفسیر ضیاء القرآن" ۲/۲۲۲۔

وَتَصِلُ ذَا رَحِمِكَ»[1] "اللہ تعالی کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراو، نماز قائم کرو، زکاۃ ادا کرو، اور رشتہ داروں سے صلہ رِحمی کرو"۔ تو معلوم ہوا کہ زکاۃ ادا کرنا بھی جنّت میں لے جانے والا کام ہے، اور اس کی ادائیگی میں ٹال مٹول سے کام لینا، یا بالکل نہ دینا عذابِ الٰہی کا باعث بن سکتا ہے۔

اللہ تعالی پاک ہے اور پاکیزہ چیز ہی قبول فرماتا ہے

یاد رہے کہ زکاۃ صرف پاکیزہ مال سے ہی ادا کی جاسکتی ہے، حرام مال سے دی گئی زکاۃ قابلِ قبول نہیں، حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، اللہ کے حبیب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ اللهَ طَيِّبٌ لاَ يَقْبَلُ إِلاَّ الطَّيِّبَ»[2] "یقیناً اللہ تعالی پاک ہے اور پاکیزہ چیز ہی قبول فرماتا ہے"۔ تو جو شخص جُوئے، شَراب، ناچ گانے، سُود ورِشوت، دھوکہ دہی، ظُلم وزیادتی کرکے، یا کسی کا حق مار کر، وغیرہ وغیرہ ناجائز وحرام طریقے اختیار کرکے مال حاصل کرے، اور پھر اس مال سے زکاۃ ادا کرے، یا دیگر کارِ خیر میں اُس مال کو لگائے، تو اس پر اُس کے لیے کوئی اجر وثواب نہیں، بلکہ حرام وناجائز کا وبال اُس کے سر رہے گا، لہٰذا اللہ تعالی کی راہ میں مال دیا جائے تو پاک وحلال مال ہی دیا جائے۔

---

(۱) "صحيح مسلم" كتاب الإيمان، ر: ۱۰٦، صـ۲۸.

(۲) "السُنَن الكبرى" للبيهقي، كتابُ صلاة الاستسقاء، ۳/ ۳٤٦.

صدقہ عمر بڑھاتا ہے، اور بُری مَوت سے بچاتا ہے

محترم دوستو! اللہ تعالی کی راہ میں مال خرچ کرنے سے عمر میں برکت ہوتی ہے اور خاتمہ بالخیر ہوتا ہے، حضرت سیّدنا عَمرو بن عَوف رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: «إِنَّ صَدَقَةَ الْمُسْلِمِ تَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ، وَتَمْنَعُ مِيتَةَ السُّوْءِ»[1] "یقیناً مسلمان کا صدقہ عمر بڑھاتا ہے، اور بُری مَوت سے بچاتا ہے"۔ زکوۃ دینے والے نیک مسلمانوں کو نہ کچھ خوف ہوگا نہ کوئی رنج وغم، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصّٰلِحٰتِ وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾[2] "یقیناً وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور نماز قائم کی اور زکاۃ ادا کی، اُن کا انعام اُن کے رب تعالی کے پاس ہے، اور نہ اُنہیں کچھ خوف ہوگا نہ کچھ غم"۔

ایک اَور مقام پر زکاۃ دینے والے مؤمن کے بارے میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ط فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُم بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ﴾[3] "میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے، تو عنقریب میں نعمتوں کو اُن کے لیے لکھ دُوں گا جو مجھ سے ڈرتے اور زکاۃ دیتے ہیں، اور وہ ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں"۔

---

(١) "المعجم الكبير" عمرو بن عوف بن ملحة المزني، ر: ٣١، ١٥/ ٢٢، ٢٣.

(٢) پ٣، البقرة: ٢٧٧.

(٣) پ٩، الأعراف: ١٥٦.

اللہ تعالی نے اپنے حبیبِ کریم ﷺ سے فرمایا: ﴿خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ۖ إِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ۗ وَاللهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ﴾[1] "اے حبیب! اُن کے مال میں سے زکاۃ لے کر انہیں ستھرا اور پاکیزہ کر دیجیے، اور اُن کے حق میں دعائے خیر کیجیے، یقیناً آپ کی دعا اُن کے دلوں کا چین ہے اور اللہ سنتا جانتا ہے"۔ ایک اَور مقام پر حکم فرماتا ہے: ﴿وَأَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ﴾[2] "نماز قائم رکھو، اور زکاۃ دو، اور جماعت کے ساتھ نماز کا اہتمام کرو"۔

زکاۃ کی ادائیگی نقصانات سے حفاظت کا ذریعہ ہے

زکاۃ کی ادائیگی مال میں اضافے، برکت و امان ہے، مال کے ضائع ہونے اور نقصانات سے حفاظت کا ذریعہ ہے، اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: ﴿وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللهِ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ﴾[3] "جو تم خیرات دو اللہ کی رِضا چاہتے ہوئے، تو اُنہیں کے دُگنے ہیں"، "أي: الذينَ يُضاعِفُ اللهُ تعالٰى لهمُ الثوابَ والجزاءَ"[4] "یعنی رِضائے الٰہی کے لیے زکاۃ ادا کرنے والوں کے اجر وثواب کو اللہ تعالی

---

(١) پ١١، التوبة: ١٠٣.

(٢) پ١، البقرة: ٤٣.

(٣) پ٢١، الروم: ٣٩.

(٤) "تفسير ابن كثير" الروم، تحت الآية: ٣٩، ٦/ ٣١٨.

کئی گنا زیادہ کر دے گا"۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِنْ صَدَقَةٍ»(۱) "صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا"۔

زکاۃ کی ادائیگی میں اجتماعی مالی مشکلات کا حل موجود ہے

میرے محترم بھائیو! زکاۃ ایک اَہم دینی فریضہ ہونے کے ساتھ ساتھ دینِ اسلام کے ماننے والوں کی اجتماعی مشکلات کے حل کے لیے ایک بہترین ومؤثر کوشش بھی ہے؛ اور یہ پیاری کوشش محتاجوں کی مدد وتعاوُن کا ایک بہترین طریقہ بھی ہے، اللہ سبحانہٗ وتعالی کی رِضا کے حصول کا ایک اَہم ذریعہ بھی ہے، ارشادِ خداوندی ہے: ﴿وَمَآ أُمِرُوْآ إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ﴾(۲) "ان لوگوں کو تو یہی حکم ہوا کہ اللہ کی بندگی کریں خالص اللہ ہی پر عقیدہ رکھتے ہوئے، ایک طرف کے ہوکر، اور نماز قائم کریں، اور زکاۃ ادا کریں، اور یہ سیدھا دِین ہے"۔

زکاۃ کی ادائیگی دافعِ شر اور حصولِ طہارت کا سبب ہے

عزیزانِ محترم! زکاۃ کی ادائیگی کرنا **دافعِ شر اور حصولِ طہارتِ مال کا سبب ہے** کہ اس بارے میں ہم سب کے آقا ومولی ﷺ فرماتے ہیں: «مَنْ أَدّٰى زَكَاةَ مَالِهِ

---

(۱) "جامع الترمذي" أبواب الزهد، ر: ۲۳۲۵، صـ۵۳۲.

(۲) پ۳۰، البينة: ۵.

فَقَدْ ذَهَبَ عَنْهُ شَرُّهُ»(١) "جس نے اپنے مال کی زکاۃ ادا کردی، اُس سے اُس مال کی بُرائی دُور ہوجاتی ہے"، ایک اور مقام پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «إِنَّ اللهَ لَمْ يَفْرِضِ الزَّكَاةَ إِلاَّ لِيُطَيِّبَ مَا بَقِيَ مِنْ أَمْوَالِكُمْ»(٢) "اللہ تعالی نے زکاۃ کو اس لیے فرض فرمایا کہ وہ تمہارے باقی مال کو پاک کر دے"۔

اے اللہ! ہم سب مسلمانوں کو زکاۃ ادا کرنے اور غریبوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما! اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دو عالَم ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما، ہم پر اپنی نعمتوں کی فراوانی اور اِن میں دَوام عطا فرما، اِن کی حفاظت وشکر کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفی کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے وافر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بنا، اے اللہ! متّحدہ عرب اِمارات کے بانی شیخ زاید اور دیگر حکّام کی مغفرت اور اُن پر اپنی رَحمت فرما، شیخ خلیفہ اور دیگر حکّامِ اِمارات کی حفاظت فرما، اِن سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه سيّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيننا محمّدٍ وّعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين.

---

(١) "المعجم الأوسط" بابُ الألف، من اسمه أحمد، ر: ١٥٧٩، ١/ ٤٣١.

(٢) "سُنَن أبي داود" كتابُ الزكاة، بابٌ في حقوق المال، ر: ١٦٦٤، صـ٢٤٧.